مقام کا حامل ہے' کیونکہ اس کا مقدر ہمیشہ مسلمانوں کے مقدر کے ساتھ نتھی رہا ہے۔ مکہ اور مدینہ کے دو مقدس مقامات کے برعکس یروشلم نے ہمیشہ مسلمانوں کے عقیدے میں عالمگیرانہ اور موحدانہ پہلو کا امتحان لیا ہے"۔ ان ابتدائی الفاظ کے ساتھ مضمون نگار نے یروشلم کی طویل تاریخ اور اس میں اتار چڑھاؤ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ مقدس مقامات پر مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان قبضے کی جدوجہد کی ایک لمبی داستان ہے۔ اس کی وجہ متحارب فریقین کے حقوق کے دعوے اور نئے قابضین کا بقائے باہمی اور رواداری کو نظر انداز کرنے کا طرز عمل ہے۔ یروشلم کی تاریخ سے ہمیں اگر کوئی سبق ملتا ہے' تو وہ بقول جائزہ نگار یہ ہے کہ شہر موحدانہ روایت کے اتحاد کی علامت کا مظہر ہے۔ قوم پرستی کی قوتوں کو کبھی اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ ابراہیمی اجرام فلکی میں موجود مقدس مقامات کے تابندہ ستارے کی یاد کو دھندلانے کی کوشش کریں۔

(Ghada Talhimi, The Muslim World, July / October 1996)

خلیج

☆☆☆☆

خلیج فارس کا چیستان (36)

خلیج فارس کے بارے میں امریکی پالیسی جو گزشتہ دہائی میں امریکی خارجہ پالیسی کے کامیاب شعبوں میں سے ایک رہی ہے' کو آنے والے اوقات میں مشکل حالات کا سامنا ہے۔ ایران اور عراق کے بارے میں امریکہ کی "دوہری تہدید" کی حکمت عملی بے نقاب ہو رہی ہے۔ مغربی یورپ میں اتحادیوں کی حمایت کمزور پڑ رہی ہے۔ خلیجی تعاون کونسل کے اندرونی اختلافات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سعودی عرب میں عدم استحکام کے امکانات ڈرامائی طور پر واضح ہو رہے ہیں' جبکہ مشرق وسطیٰ میں امن کا لڑکھڑاتا عمل خلیجی حکومتوں پر نئے دباؤ کا باعث بن رہا ہے۔ امریکہ نے سرد جنگ کے زمانے میں خلیج کے بارے میں جو پالیسی تشکیل دی تھی' وہ کئی طرح کے ابہام کا شکار ہے اور اس کے بنیادی مفروضات پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ مزید برآں علاقے میں امریکہ کی فوجی موجودگی سے امریکہ کی علاقائی پالیسی کو لاحق چیلنج زیادہ نمایاں ہوئے ہیں۔

چیلنج میں امریکہ کی پالیسی کا بنیادی نکتہ نرم قیمتوں پر تیل کا حصول ہے ۔ اس مقصد کے لئے علاقائی استحکام امریکہ کی ترجیحات میں سے ایک ہے۔ پھر امریکہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی سلامتی کو یقینی رکھنا چاہتا ہے۔ خلیج کی منڈیوں تک خصوصی رسائی کو برقرار رکھنا بھی اس کے پیش نظر ہے ۔ اس کے ساتھ امریکہ علاقے میں سیاسی اور اقتصادی اصلاحات اور انسانی حقوق